رجسٹرڈ ایل ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۱

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۸ دار الامان قادیان ۹ اگست سنہ ۹ء جلد ۱۳

ضرورۃ الامام

اس عنوان کے تحت میں ہم سلسلہ وار ان مضامین کو کلاً یا جزءً شائع کرینگے جو حضرت امام الزمان ایدہ الرحمن کے ارشاد کے بموجب اس زمانہ میں مجدد کی کیا ضرورت ہے؟ کے سوال کے جواب میں لکھے گئے آج ہم مکرمی میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ کے مضمون کو شروع کرتے ہیں یہ مضمون بہت دلچسپ اور لطیف ہے اور حضرت اقدس نے بہت پسند فرمایا تھا اس لئے یہ کل درج ہو گا چونکہ یہ مضمون لمبا ہے اسلئے تھوڑا تھوڑا درج کیا جاوے گا۔ ایڈیٹر

انسانی جماعتوں میں اصلاح کی ضرورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

جب سے اس کائنات کے خالق نے بے بس اور نیاز مند انسانی جماعت کو اس خاکدان عالم میں بسایا ہے تب سے ہی ترکیب انسانی نے کچھ ایسے تقاضے پیش کئے ہیں جنہوں نے اصلاح انسانی کا تعلق بوجہ غلبات انسانی کے نظم ونسق کے لئے ذات انسانی کے ساتھ ضروری قرار دیا ہے۔ خود فطرت انسانی نے ہی ایسے اسباب پیدا کر دئے کہ اس خاکدان عالم میں آباد ہونے والے جماعت کو ان واقعات کے پیش کرنے کے بغیر کوئی چارہ نظر نہ آیا جنکے وجود نے اس کے لئے اصلاح کے قائم ہونے کا اس کو محل بنایا جب ہی کہ انسان اس مکان میں نازل ہوا تب ہی اس نے اپنے گرد و پیش ایسے اسباب مہیا دیکھے کہ جو اس کی فطرتی تقاضاؤں کی تکمیل میں پورا دخل رکھتے تھے۔ ہر ایک قوت جو اس کے اندر موجود ہے۔ اور جس کیلئے

کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھ ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیزیں نہیں یہ بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔

مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلاف کا حکم ہوں یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانہ کی موجودہ حالت نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔ غرض ان میرے ناموں پر یہ تین گواہ ہیں۔ میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اُس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتی ہیں انہیں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔

اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سیدالوریٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خارق عادت ظہور میں نہیں آیا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گذرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک امت کے سچے پیرووں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہو اور وہ لوگ کہاں ہیں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر انسان صرف ایسے مذہب کا پیرو ہو جس میں آسمانی روح کی کوئی ملاوٹ نہیں تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں مجھ پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیت اور میری حقانیت پر ایک زندہ دلیل ہے [illegible] کا والسلام علے من اتبع الھدیٰ۔

۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

المشتہر

مرزا غلام احمد

مسیح موعود از قادیان

وفات حسرت آیات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضور قیصرہ ہند کے فرزند دلبند۔ ڈیوک آف کوبرگ اینڈ گوتھا فوت ہو گئے تمام ملک میں ماتمی جلسے منعقد ہو رہے ہیں تمام رعایا کو اپنی قیصرہ ہند کو ساتھ اس اندوہناک موقعہ پر دلی ہمدردی ہے

پیر مہر شاہ صاحب گولڑوی کو کیا ہوا؟

پیر صاحب نے اپنے ان خطوط کے شائع کو مخفی کرنے کے واسطے تو جو کچھ کیا کیا مگر اب وہ اور ان کے مرید اس امر کا کیا جواب دیں گے کہ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کی درخواست مناظرہ کو پڑھ کر آپ نے ایسا دم سادھ لیا کہ صدائے برنخاست۔ کیا پیر صاحب نے چپ شاہ کا روزہ رکھا ہوا ہے یا کہ طیبہ کے معارف کے حصول کے لئے چلہ کشی کر رہے ہیں۔ میاں غازی کا اشتہار جب تک وہ پیر جی کی تصدیق سے شائع نہ ہو کوئی وقعت نہیں رکھ سکتا۔ پیر جی ابھی سے گھبرا گئے اس وقت پر خار میں قدم رکھتے وقت آپ کو معلوم کر لینا چاہئے تھا کہ اس نواح میں سودا بر نہ آیا ہی ہے۔ حضرت ابھی تو ابتدائے عشق ہے۔ قدر عافیت اُس وقت معلوم ہوگا جب آپ کو تحفہ گولڑویہ کا جواب لکھنا پڑے گا جو آپ کی تصنیف اور میاں غازی کی تالیف شمس الہدایہ کا جواب ہے۔ اگر اپنی قابلیت۔ صوفیت اور تعلق باللہ پر ناز ہے تو پھر اتنی دیر کیوں ہے۔ مناظرہ کیجئے۔ تفسیر لکھئے۔ خارق عادت نشان دکھائیے۔ ورنہ امام الزمان کی شناخت فرمائیے۔ اور عدم شناخت امام الزمان کی وعید سے ڈریئے۔ ا

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں کی جاتی ہیں اور گالیاں دیجاتی ہیں کہ ایک غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اُٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان انکو پڑھکر مشکک اور مرتد ہوگئے ہیں ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفوں کو دندان شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کی گڑھے سے بچادے اور انکا حوصلہ بڑھادے کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سارا ہے۔ اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑدیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے چھوڑ دینے سے ہزاروں روپیہ جمع ہو جاتا ہے جو وہ عیسائی مشن کے اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی مذہب ہے کیا اُس کو نئے مسلمانوں کو اتنی بھی عزت نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا ہے کہ ہم پیارا رسالہ انوار الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوے جس میں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جوابات لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگاوے اور مطالعہ کرے ۲۸ صفحہ ماہوار قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالیانہ صرف ۱۲ ار ہے مذاہب صرف ۸ ر لی جاتی ہے صرف اس غرض سے کہ غیر مذاہب کو رد بر وحدانیت کے یہ موقع کہنے کا نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام جاری کیا ہے

المشتہر منشی کریم بخش مالک مہتمم رسالہ انوار الاسلام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پر وال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ للعہ ممیرے کا مفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ للعہ خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر وفقیر میاں سنگھ اہلو والیہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ پڑ اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے نقصان سے جہاں لائق ڈاکٹر ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم لائیم سانگی صاحب۔ ایم۔ بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴۰ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے جس سے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و کمشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں کو بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید پیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیاں میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا

وہ بیرونی تحریکات کو مدد و معاون پاتا تھا۔ خواستہ ناخواستہ کشاں کشاں اُنہی کو اسباب کی طرف لے جاتی تھی جن کے خلق کی علت غائی انسانی شجرہ کی پرورش کرتا تھا۔ پس یہ مجموعۃ القوی ہستی بیرونی تحریکات سے ان اسباب کی طرف جھکے۔ اور بعض مفید اشیاء جو اس کے گرد و پیش کثرت سے پڑی ہوئی تھیں ان کے استعمال کی اضطراری ضرورت نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانے کی اس کو جرأت دلائی۔ مگر خواص اشیاء اپنی شناخت کے لئے ایک علم چاہتی تھیں۔ اور اس نسیان مجسّم خاکی نژاد میں وہ روشنی اگرچہ موجود تھی مگر چمکتی نہ تھی اس کے خالق کو اس کی جمیع قوتوں کو بار آور کرنا تھا اس کش مکش میں حیران ہوکر بیٹھنے سے اس کے نسیانی عصیان پہ اس کو آگاہ کیا گیا یہ چونکا اور سنبھلا تو ساتھ ہی اسی علم کی روشنی اس کے سامنے نمودار ہوگئی۔ یہ اس تیرہ و تار مکان میں اُتر پڑا اور اپنے خالق کی طرف سے خلافت کا منصب لے کر اس خاکدان عالم میں ذمہ دار وجود قرار دیا گیا۔

اصلاح کا طبعی خیال

پیارے باپ آدم خلیفہ اول کے عزیز بچے ایک گھر میں سمانہ سکے۔ ایک گھر سے کئی گھر۔ گھروں کا محلہ۔ محلوں کا گاؤں۔ گاؤں سے قصبے۔ قصبوں سے شہر۔ شہروں سے ملک۔ ملکوں سے براعظم آباد ہوگئے۔ کثرت و انتشار کے ساتھ ہی ساتھ ضروریات بھی بڑھتی چلی گئیں۔ اغراض مختلفہ نے جو استعدادات متفرقہ کا لازمی نتیجہ تھیں ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اور طبعی طور پر بعض افراد کو انسانی فطرت کے اس اعتدال کا الہام ہوا جس پر انسان مفطور ہوا تھا اور جس پر قائم رہنے سے اسکی بہتری اور فلاح کا مدار تھا۔ مختلف طبقوں میں سے ایسے افراد نکل کھڑے ہوئے جنہوں نے انسانی جماعت کے نظم و نسق میں اس طبعی الہام کی پیروی کی۔ اور میزان عدل پر قائم رکھنے کی تدابیر سوچیں اور مختلف ذریعوں سے اسکی اصلاح کی قواعد مرتب کئے اور انسانی ضروریات کے شعبے قائم ہوگئے اور اسیطرح ان کی غور و پرداخت شروع ہوئی۔

خالق حقیقی کی طرف سے انسانی اصلاح کا انتظام

اُس علیم حکیم ذات نے انسان کی کمزوری اور نسیانی حالت پر رحم فرمایا ابتداء خلافت کے ساتھ ہی نبوت کا شرف بخش کر خود اپنی طرف سے ہر وقت کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک ہدایت نامہ عنایت کیا۔ انسان اس خاکدان عالم میں مسافرانہ وارد ہوا تھا اور کثرت احتیاجات میں مضر و مفید کا سمجھنا اپنے بس میں نہ تھا اور اسکے سامنے اسباب گوناگوں کا ایک عالم تھا نہ جانتا تھا کہ مالک کی مرضی کس طرح بجا لائے پس نبوت کے شرف نے اس کی اس مشکل کو آسان کر دیا۔ انسان کی غفلت اسباب عالم کے دام میں اسکو گرفتار کرکے اس روح اعظم کو جو اس عالم کی کل چلا رہی ہے فراموش کرا دینے میں دخل انداز ہونے والی تھی لہٰذا انبیاء کی پاک جماعت نے خدا تعالیٰ سے پاک الہام پاکر اور آسمانی وحی کے نور سے روشنی حاصل کرکے حقیقی مالک کی پاک مرضی پر انسانی جماعت کو قائم کیا۔ اسی لئے یہ سلسلۂ نبوت بھی اسی وقت سے کہ انسان کی ہستی کا ظہور ہوا ساتھ ساتھ قائم ہوگیا۔ یہ پاک جماعت ابتدا ہی سے برابر انسان کے بیجا جوشوں اور غلط کاریوں کا علاج کرتی رہی اور خود خدا پاک نے اپنے زبردست ہاتھ کے ذریعہ سے اس کو قائم کیا اور اپنے کلام پاک کے واسطہ سے اپنی مرضی کو ہر زمانہ میں ان پر ظاہر کیا۔ لاکھوں انسان ان کے وسیلہ سے ہلاکت کی راہوں سے دور رہ کر سلامتی اور حقیقی خوشی کے پر فضا اور دائمی بہشتوں میں جا داخل ہوئے۔ ان پاک انبیاء علیہم السلام کے جو لوگ سچے تابعدار جاں نثار رہے ان کو بھی الٰہی نعمتوں نے سرفراز کیا۔ وہ نبوت کے حقیقی وارث اور سچے مختار بنائے گئے۔ انہوں نے بھی نبوت کے قدم بقدم چلکر انبیاء صادقین علیہم السلام کی تعلیم کے ذریعہ سے خدائے قدوس کی پاک مرضی کا لوگوں کو پابند کیا اور ہر طرح کے فسادوں کو جو انسانی فلاح و بہبودی کے سدّ راہ ہوئے دور کیا مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں انبیاء کی پاک تعلیم کی اشاعت ہوئی آسمانی ہدایت کے منادی انسانی جماعتوں میں پھیل پڑے اور زندہ خدا کی طرف سے حقیقی زندگی کا پیغام دیا!

اصلاح۔ فساد۔ مصلح۔ مجدد کی قدامت

پس اب اس بات کے یقین کر لینے میں کہ اصلاح۔ فساد۔ مصلح۔ مجدد کوئی ایسے الفاظ نہیں کہ جن کے مفہوم کا قدیم سے پتہ نہ ملتا ہو کیا شک باقی رہا۔ ان کا وجود حقیقی طور پر وجود انسانی کے ساتھ ہی ابتداء آفرینش سے تسلیم کیا گیا ہے اور آئندہ بھی جب تک انسان موجود ہے تب تک ان الفاظ کا مفہوم بھی موجود ہے اگر فساد ہے تو اصلاح کا ہونا ضرور۔ اور جب اصلاح کا ہونا ضرور تو مصلح اور مجدد کا وجود لازم۔ انسانی ضروریات اور اغراض مختلفہ کے دوروں نے اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ انسان اس میزان عدل پر جو اسکی فلاح و بہبودی

کی بنیاد ہے اکثر قائم نہیں رہا اور نہیں رہے گا۔ پس جب لا تطغو فی المیزان کی نہی کا نزول اس کے انحراف میزان عدل کو ثابت کرتا ہے تو پھر اس میزان عدل پر قیام کے واسطے الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان کا مفہوم ہی پورا ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس کی پاک باتیں

تحصیل دار صاحب بٹالہ کی ملاقات پر جو کچھ فرمایا

۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۰ء کو لالہ کیشو داس صاحب تحصیل دار بٹالہ اتفاق حسنہ سے دار الامان میں وارد ہوئے اور انہوں نے حضرت اقدس سے ملاقات کی خواہش ظاہر فرمائی جس سے تحصیل دار صاحب موصوف کی وسیع اخلاقی اور بے تعصبی کا پتہ لگتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے (جیسا کہ خود تحصیل دار صاحب نے عند الملاقات ظاہر فرمایا) کہ آپ کو اہل دل لوگوں سے ملنے کا شوق ہے۔

بہرحال حضرت اقدس نے حسب معمول بعد نماز مغرب ملاقات کرنے کا ارشاد فرمایا چونکہ جمعہ کا دن تھا تحصیل دار صاحب نے جمعہ کے وعظ میں شریک ہونے کی خواہش ظاہر فرمائی اور اجازت لے کر بطیب خاطر جامع مسجد میں آئے اور اختتام خطبہ تک نہایت توجہ کے ساتھ سنتے رہے خطبہ میں مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ نے سورۃ الدہر کے پہلے رکوع کی تفسیر فرمائی جو ابھی دنوں الحکم میں شائع کر دی گئی تھی۔ تحصیل دار صاحب نماز کے وقت تشریف لے گئے اور حسب وعدہ شام کو آپ چھوٹی مسجد میں تشریف لائے اور بہت رات تک حضرت اقدس کی پاک صحبت سے فیض اٹھاتے رہے اس موقع پر حضرت اقدس نے جو کچھ ارشاد فرمایا آج ہم اس کو درج کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

سلسلہ تقریر یہاں سے شروع ہوا جو تحصیل دار صاحب نے فرمایا کہ مجھے فقرا سے ملنے کا کمال شوق ہے اور اسی شوق کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت اقدس نے فرمایا

بیشک اگر آپ کے دل میں اہل دل لوگوں کے ساتھ محبت نہ ہوتی تو آپ ہمارے پاس کیوں آتے اور ایک دنیادار کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک دنیا سے الگ گوشہ نشین کے پاس جاوے مناسبت ایک ضروری شے ہے اور اصل تو یہ ہے کہ جب کہ انسان ایک فنا ہونے والی ہستی ہے اور موت کا کچھ بھی پتہ نہیں کہ کب آجاوے اور عمر ایک ناپائدار شے ہے پھر کس قدر ضروری ہے کہ اپنی اصلاح اور فلاح کے فکر میں لگ جاوے مگر میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اپنی دھن میں ایسی لگی ہے کہ اس کو آخرت کا کچھ فکر اور خیال ہی نہیں خدا تعالے سے ایسے لاپروا ہو رہے ہیں گویا وہ کوئی ہستی ہی نہیں ایسی حالت میں جب کہ دنیا کی ایمانی حالت اس حد تک کمزور ہو چکی ہے اللہ تعالے نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تاکہ میں زندہ ایمان زندہ خدا پر پیدا کرنے کی راہ بتلاؤں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا عام قانون ہے بہت لوگوں نے جو سعادت اور رشد سے حصہ نہ رکھتے تھے خدا ترسی اور انصاف سے بے بہرہ تھے مجھے جھوٹا اور مفتری کہا اور ہر پہلو سے مجھے دکھ دینے اور تکلیف پہنچانے کی کوشش کی۔ کفر کے فتوے دے کر مسلمانوں کو بدظن کرنا چاہا۔ اور خلاف واقعہ امور کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کر کے اس کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ جھوٹے مقدمات بنا کے گالیاں دیں۔ قتل کرنے کے منصوبے کئے غرض کون سا امر تھا جو انہوں نے نہیں کیا مگر میرا خدا ہر وقت میرے ساتھ ہے اس نے مجھے ان کی ہر شرارت سے پہلے ان کے فتنہ اور اس کے انجام کی خبر دی اور آخر وہی ہوا جو اس نے ایک عرصہ پہلے مجھے بتلایا تھا۔ اور کچھ وہ لوگ بھی ہیں کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے سعادت - حق جوئی - اور نور ایمان سے حصہ دیا ہے جنہوں نے مجھے پہچانا اور اس نور کے لینے کے واسطے میرے گرد جمع ہو گئے جو مجھے خدا تعالیٰ نے اپنی بصیرت اور معرفت بخشی ہے۔ ان لوگوں میں بڑے بڑے عالم ہیں۔ گریجوایٹ ہیں وکیل اور ڈاکٹر ہیں معزز عہدہ داران گورنمنٹ ہیں تاجر اور زمیندار ہیں اور عام لوگ بھی ہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ نا اہل مخالف اتنا بھی تو نہیں کرتے کہ ایک حق بات جو ہم پیش کرتے ہیں اس کو آرام سے سن ہی لیں۔ ان میں ایسے اخلاق فاضلہ کہاں؟ ورنہ حق پرستی کا تقاضا تو یہ ہے۔

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
گر نوشت ست پند بر دیوار

اس زمانہ میں مذہب کے نام سے بڑی نفرت ظاہر کی جاتی ہے اور مذہب حقہ کی طرف آنا تو گویا موت

کے مُنہ میں جاتا ہے۔ مذہب حق وہ ہے جس پر باطنی شریعت بھی شہادت دے اُٹھے مثلاً ہم اسلام کے اصول توحید کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی حقانی تعلیم ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں توحید کی تعلیم ہے اور نظارہ قدرت بھی اس پر شہادت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو متفرق پیدا کرکے وحدت ہی کی طرف کھینچا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت ہی منظور تھی۔ پانی کا ایک قطرہ اگر چھوڑیں تو وہ گول ہوگا۔ چاند سورج سب اجرام فلکی گول ہیں اور کرویت وحدت کو چاہتی ہے ہم اسوقت بے انتہا خداؤں کا ذکر چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ یہ تو ہے ہی ایک بیہودہ اور بے معنی اعتقاد اور بے شمار خدا ماننے سے امان اُٹھ جاتا ہے مگر ہم تثلیث کا ذکر کرتے ہیں ہم نے جیسا کہ قدرت کے نظائر سے ثابت کیا ہے کہ خدا ایک ہی ہے اسطرح پر اگر خدا معاذ اللہ تین ہوتے جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں تو چاہیے تھا کہ پانی آگ کے شعلے اور زمین آسمان کے اجرام سب کے سب سہ گوشہ ہوتے تاکہ تثلیث پر گواہی ہوتی اور نہ انسانی نور قلب کبھی تثلیث پر گواہی دیتا ہے پادریوں سے پوچھا ہے کہ جہاں انجیل نہیں گئی وہاں تثلیث کا سوال ہوگا یا توحید کا تو انہوں نے صاف اقرار کیا ہے کہ توحید کا۔ بلکہ ڈاکٹر فنڈر نے اپنی تصنیف میں یہ اقرار درج کردیا ہے۔ اب ایسی کھلی شہادت کے ہوتے پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ تثلیث کا عقیدہ کیوں پیش کردیا جاتا ہے پھر یہ سہ گوشہ خدا بھی عجیب ہیں ہر ایک کے کام الگ الگ ہیں گویا ہر ایک بجائے خود ناقص اور ناتمام ہے اور ایک دوسرے کا متمم ہے۔

اور مسیح جس کو خدا بنایا جاتا ہے اس کا تو کچھ پوچھو ہی نہیں ساری عمر یہودیوں کے دھکّوں میں گذری اور ابن آدم کو سر دھرنے کو جگہ ہی نہ ملی اخلاق کا کوئی کامل نمونہ ہی موجود نہیں۔ تعلیم ایسی ادھوری اور نکمی کہ اس پر عمل کرکے انسان بہت نیچے جا گرتا ہے۔

وہ کسی دوسرے کو اقتدار اور عزت کیا دے سکتا ہے جو اپنی بے بسی کا خود شاکی ہے۔ اوروں کی دعاؤں کو کیا سن سکتا ہے جس کی اپنی ساری رات کی گریہ وزاری اکارت گئی اور چلا چلا کر ایلی ایلی لما سبقتانی بھی کہا مگر شنوائی ہی نہ ہوئی۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ آخر یہودیوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکا دیا اور اپنے اعتقاد کے موافق ملعون قرار دیا خود عیسائیوں نے لعنتی مانا مگر یہ کہدیا کہ ہمارے لئے لعنتی ہوا۔ حالانکہ لعنت ایک ایسی چیز ہے کہ انسان اس سے سیاہ باطن ہو جاتا ہے اور وہ خدا سے دور اور خدا اُس سے دور ہو جاتا ہے گویا خدا سے اُسکو کچھ تعلق ہی نہیں رہتا اس لئے ملعون شیطان کا نام بھی ہے۔ اب اس لعنت کو مان کر اور مسیح کو ملعون قرار دیکر عیسائیوں کے پاس کیا رہ جاتا ہے سچ تو یہ ہے کہ

لعنت نال گھر نہیں رہندا

گلے پڑا ڈھول ہے جو یہ لوگ بجا رہے ہیں غرض ان لوگوں کے عقائد کا کہاں تک ذکر کیا جاوے۔ حقیقت وہی ہے جو اسلام لے کر آیا اور خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے اُن کو جو حقیقت کے جویاں ہوں دکھاؤں سچ بھی ہے کہ خدا ہے اور ایک ہے اور میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر انجیل اور قرآن کریم اور تمام صحف انبیاء بھی دنیا میں نہ ہوتے تو بھی خدا تعالیٰ کی توحید ثابت تھی۔ کیونکہ اس کے نقوش فطرت انسانی میں موجود ہیں۔ خدا کے لئے بیٹا تجویز کرنا گویا خدا تعالیٰ کی موت کا یقین کرنا ہے کیونکہ بیٹا تو اس لئے [illegible] کہ وہ یادگار رہو۔ [illegible] کا بیٹا ہے تو پھر سوال ہوگا [illegible] کو مرتا ہے؟ مختصر یہ ہے کہ عیسائیوں نے اپنے عقائد میں نہ خدا کی عظمت کا لحاظ رکھا اور نہ قوائے انسانی کی قدر کی ہے۔ اور ایسی باتوں کو مان رکھا ہے کہ جن کے ساتھ آسمانی روشنی کی تائید نہیں ہے ایک بھی عیسائی ایسا نظر نہ آیا جو خوارق دکھا سکے اور اپنے ایمان کو اُن نشانات سے ثابت کرسکے جو مومن کے ہوتے ہیں یہ فضیلت اور فخر اسلام ہی کو ہے کہ ہر زمانہ میں تائیدی نشان اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا نے محروم نہیں رکھا۔ مجھے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے کہ اُن تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے اس زمانہ میں اسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں مبارک وہ جو ایک سلیم دل لیکر میرے پاس حق لینے کے لئے آتا ہے اور پھر مبارک وہ جو حق دیکھ کر اس کو قبول کرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے نماز کے اختتام پر ایک چھوٹی سی تقریر تھوڑے وقفے کے بعد فرمائی۔ اور پھر مولوی صاحب کے خطبہ پر ریویو کیا وہ انشاء اللہ دوسرے وقت درج کریں گے۔ (ایڈیٹر)

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان سے دو امان نازل ہوئے تھے ایک تو اُٹھ گیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود مگر دوسری امان قیامت تک باقی ہے اور وہ اِستغفار ہے ماکان لیعذبھم وہم یستغفرون پس استغفار کرتے رہا کرو۔ کہ پچھلی برائیوں کے بد نتائج سے بچے رہو اور آیندہ بدیوں کے ارتکاب سے

خدا باپ۔ یہ لفظ اب تین قومیں استعمال کرتی ہیں۔ عیسائی یہودی آریا۔ برہمو اللہ تعالےٰ کو ماں کہتے ہیں مگر مسلمان ہیں کہ وہ رَبّ کہہ کر پکارتے ہیں۔ رَبّ اسکو کہتے ہیں جو ہر وقت اور ہر حال میں ہر قسم کی مخلوق کی پرورش کرتا اور تکمیل تک پہونچاتا ہے۔ اور اسکا فیضان بہت وسیع ہے۔ برخلاف اس کے آب (باپ) کا تعلق اپنے ہی ابن سے اور وہ بھی خاص وقت اور خاص حد تک پس بندہ ہر آن ربّ العٰلمین ہی کا محتاج ہے کوئی کام نہیں آتا مگر ربّ جو خدا کو باپ یا ماں پکارتے ہیں نہ انہوں نے خدا کی ہستی کو سمجھا ہے اور نہ اپنے آپ کو پہچانا ہے۔

اسلام میں یہ ایک خصوصیت ہے کہ انسان کو غمگین ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ مسلمان اگر بنیں تو انہیں کیا غم مگر وہ بنیں بھی۔

انبیاء علیہم السلام کی تعلیم ایسی صاف اور سادی ہوتی ہے جو ہر طبقہ کے لوگ ادنیٰ۔ اوسط اعلیٰ۔ سب سمجھ سکتے ہیں۔ عیسائیوں کی طرح راز کی باتیں اور گورکھ دھندے نہیں ہوتے جو کسی کی سمجھ میں ہی نہ آویں۔ میںنے ایک عیسائی سے پوچھا کہ کیا ہر مذہب میں کوئی سرّ بھی ہوتا ہے اُس نے جواب دیا ہاں پھر میںنے کہا سب مذہب سچے ہیں تمہارے اعتراض فضول اور لغو ہیں اس لیے کہ تم جو اعتراض کرتے ہو اُس مذہب کا ماننے والا اُسے سرّ ہی مانتا ہے اس کا جواب کچھ نہ دیا۔

مسلمان کے معنے ہیں مہذب۔ آراستہ و پیراستہ نیک نمونہ ہر عیب سے بچا ہوا۔ ہر عیب سے دوسرے کو بچانے والا صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنے والا آپ خوبصورت دوسرے کے لیے خوبصورتی کا موجب جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ ہوں۔ خدا تعالےٰ کا فرماں بردار۔

انسان دھوکے کہا سکتا ہے جب تک اپنے اندر پاک تبدیلی نہیں کرتا اور ایک نئے دل اور نئی روح کو محسوس نہیں کرتا۔ جب اس کے اندر نئی زندگی آجاتی ہے تو وہ شیطانی تسلط سے نکل جاتا ہے ایک صوفی کہتا کہ میں نے شیطان کو دیکھا کہ بہت بڑی داڑھی تھی اُس کو زور سے پکڑ کر کھینچا تو معلوم ہوا کہ اپنی ہی داڑھی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تک انسان بری خواہشوں کا اسیر اور خدا تعالےٰ کی فرماں برداری اور اطاعت کے حلقہ سے باہر رہتا ہے شیطانیت اس میں اپنا گھر بناتی ہے لیکن جب وہ خدا کا تابع فرمان ہو جاتا ہے تو شیطان کی تحت حکومت سے نکل جاتا ہے

لوگ حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن بار بار قصص کیوں بیان کرتا ہے؟ مگر مجھے ان کے اس اعتراض پر تعجب آتا ہے دنیا میں کوئی مصقلہ ایسا نہیں ہے جو ایک ہی بار صیقل کر دے۔ جسمانی غذا بھی ایک بار کھا کر مستغنی نہیں کر دیتی۔ جب یہ نظارہ اپنے جسم میں دیکھتے ہیں پھر روح کے لیے ایسا قانون پا کر ہم کو تعجب کیوں ہو؟ قصص قرآنی میں بہت سے اسرار ہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انبیاء علیہم السلام کی تمام صفات کے جامع تھے گویا قصص قرآنی آپ کے آنے والے واقعات کا ایک رنگ میں ذکر ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تمام نبیوں کے ملک فتح کئے ہیں جنکا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے

ہماری شریعت۔ اعتقادات صحیحہ۔ اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کا مجموعہ ہے اور پھر ایسی آسان کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا مگر نادان اور ناواقف عیسائیوں نے محض ظلم و زور کی راہ سے ایسی شریعت کو جو خدا کے راستباز موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ تورات کی صورت میں آئی لعنت قرار دے کر بتلایا

کہ نزول تورات سے صرف یہ غرض تھی کہ دنیا پر ظاہر کیا جاوے کہ شریعت کوئی بجا ہی نہیں لا سکتا آہ ! ان نا اہلوں نے خدائے قدوس کی ذات پاک پر کیسا اعتراض تراش لیا ۔ !!!

خیالی ایمان انسان کا صرف خیالات ہی سے وابستہ ہے مگر جب تک عملی ایمان نہ ہو خیالی ایمان کچھ معنی نہیں رکھتا ۔ بات تب ہی بنتی ہے کہ انسان کرکے دکھلاوے ۔

بجلی کے ذریعہ مینہ برسانا

ہمکو کسقدر خوشی ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ ایجادات کے زمانہ میں آئے دن نئی ایجادیں ہوکر قرآن کریم اور رسول کریم صلعم کی پیشگوئی کی صداقت ثابت کرتی ہیں مینہ برسانے کے متعلق کئی قسم کی کوششیں پہلے بھی کی جا چکی ہیں جنہیں کسقدر کامیابی ہوئی ہے حال ہی میں [illegible] ایک نئی ایجاد کی گئی ہے پروفیسر ایم گیبس نے اپنے تجربہ کی بنا پر لکھدیا ہے کہ بجلی کے ذریعہ بارش ہوسکتی ہے اور یہ خیال مشاہدہ سے پیدا ہوا کہ بارش سے پہلے بجلی کوندتی اور کڑکتی ہے اور بادلوں کی باہم رگڑ سے دو قسم کی بجلی پیدا ہوتی ہے جنکے باہمی اتصال سے بارش ہوتی ہے اسپر پروفیسر مذکور نے ہوا کے ایک مرطوب حصہ کو جو ان کے دریچہ میں داخل ہوا تھا پہلے منفی بجلی کا صدمہ پہونچایا اور پھر دوسری طرف سے بجلی کی مثبت رو اسپر ڈالی اور وہ ابر سا ہوکر چھوٹی چھوٹی بوندیں پڑنے لگیں ۔ بہرحال یہ ایجاد ملک کو کسقدر نفع پہونچا سکے گی اور کیسی ہوگی ہمکو اسپر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہمکو صرف یہ دکھانا تھا کہ دجال کی قوتیں جو احادیث میں بیان ہوئی ہیں ان کے ظہور کا زمانہ ہے ۔ اور وہ ظاہر ہو رہی ہیں اب پھر تعجب ہے کہ لوگ مسیح موعود کی آواز پر متوجہ ہونے میں سستی کریں ؟؟؟ ۔

دو ملے ہوئے زمانے

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ سیالکوٹی کے ایک خطبہ کا اختصار

سورہ جمعہ کی پہلی آیتوں میں اللہ تعالے نے فضل عظیم کے دو زمانوں کا ذکر فرمایا ہے ایک وہ عظیم الشان فضل جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تاریک دنیا پر ہوا ۔

اور دوسرا وہ فضل جو مسیح موعود علیہ السلام کے پاک وجود سے نازل ہوا ان دونو فضلوں کی تمہید اللہ تعالے نے یوں اٹھائی ہے یسبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلو علیهم ایته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین ۔ واخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم

ان آیتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور قوت عملی کس قدر عظیم الشان تھی ؟ اور آپ کی تعلیم کیسی کامل اور حکیم تھی پھر آپ کی عدیم المثل کامیابی کا پتہ لگتا ہے اور اسی رنگ میں اس شاگرد کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نام سے آئے گا)

کے وقت اسکی تعلیم اسکی کامیابی اور برکت کا اظہار ہے ۔

خدا تعالے ان دونو فضل کے زمانوں کی تمہید جیسا میں نے ابھی کہا یوں اٹھاتا ہے ۔ یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض اللہ تعالے کی تسبیح کرتے ہیں آسمان وزمین کے رہنے والے ۔ وہ بادشاہ قدوس ہے عزیز ہے حکیم ہے ۔

تسبیح کے معنے کیا ہیں ؟ اللہ تعالے کو ان ناموں سے یاد کرنا جو اسکی صفت کے لائق ہیں ۔ ہر عیب ونقص سے منزہ بیان کرنا ان خیالات واوہام سے جو لوگوں نے اپنے ذہن سے تراش لئے ہیں بریٰ قرار دینا مثلاً جیسے عیسائیوں نے خوفناک بات تراشی کہ وہ بچہ بنکر معاذ اللہ مریم کے پیٹ میں گھسا اور پھر وہ وہ پیٹ رہا اور پیرائی تمام بیماریوں اور تکلیفوں میں جو بچوں کو آتی ہیں مبتلا رہا اور آخر یہودیوں کے ہاتھوں ذلیل ہوکر مار کھا کر مصلوب ہوکر ملعون بنکر تین دن ہاویہ میں رہا ۔ یہ تصویر جو عیسائیوں نے خدا کی کھینچی ہے اس سے منزہ مقدس ماننا تسبیح ہے یا جیسے ہندوؤں نے بیہودہ صفات اور نام تجویز کئے ہیں کہ وہ پیدا نہیں کرسکتا نجات نہیں دے سکتا وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس قسم کی حالت ہو جاوے تو کوئی مطہر اور مزکی القلب انسان اس قوت قدسیہ کا پیدا ہو کہ نہ صرف خود خدا کی تسبیح وتنزیہ کرے بلکہ دوسروں کو قوت قدسیہ سے اس قابل بناوے ۔

اس سورہ شریفہ کو یسبح للہ کے لفظ سے شروع کرنے سے

صاف معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ خدا کی تسبیح سے زمین و آسمان بھر جاویں دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ اُس رسول کی بعثت کا وقت آگیا جو محمد و احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور یہ جو فرمایا الملک القدوس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم کی شان کیسی معزز اور بلند ہے کیونکہ رسالت چاہتی ہے کہ رسول میں ایک عزت و اقتدار ہو ورنہ ایک مسکین جو کسی قسم کی عزت و شوکت نہ رکھتا ہو لوگ اسکی پرواہ کیا کر سکتے ہیں خدا تعالے خوب جانتا تھا کہ کس قسم کی ضرورت رسول کو ہوگی اور کیا کیا مشکلات پیش آئیں گی۔ ان ساری باتوں میں آپ کے کام رکاوٹوں۔ دکھوں اور ان کی تدبیروں کو ان اسماء نے ظاہر کر دیا ہے۔

الملک (بادشاہ جلیل القدر) بادشاہ رعایا کی خبر لیتا ہے اللہ اس صفت نے تقاضا کیا کہ مخلوق کی گری ہوئی حالت کی اصلاح کے واسطے ایک رسول کو مبعوث فرمایا چنانچہ اس کے تحت میں فرمایا **ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ** بعث کا لفظ قانونی لفظ ہے اس نے تقاضا کیا کہ ایک رسول بھیجوں ممکن ہے ایلچی اپنی طرف سے بات بناوے یا تقریر میں لغزش ہو یا فرض منصبی کے ادا کرنے میں نقص ہو ان ساری عیوب کو دور کرنے کے واسطے **القدوس** فرمایا۔ خدا تعالے کے لا انتہا ناموں میں سے اس نام کا یہاں رکھنا اس ستر کو ظاہر کرتا ہے کہ رسول بھی قدوس خدا کا مظہر ہوگا۔

چال چلن کا پاک۔ تعلیم کا پاک نامراد اور ناکام ہونے سے پاک ہے ہر قسم کی قدوسیت کا مظہر اور ظل ہوگا جو اُس کی فطرت نے تقاضا کیا ہے۔ پھر ایسا ہوتا کہ وہ قوم جس کی طرف مبعوث ہو کر آئے مخالفت کے لئے اُٹھتے اور آپ کو ناکام بنانے کی سعی کرتی خدا تعالی نے فرمایا **العزیز** خدا کا رسول ہے العزیز یعنی الغالب غیرت والا خدا ہوں ہتک پسند نہیں کرتا اس لئے یہ پیشگوئی ہے کہ میرا رسول معزز و مقتدر رہے گا اور وہ عزت و حرمت کے ساتھ کامیاب ہوگا۔ پھر فرمایا کہ **الحکیم** یعنی جو پیغام آپ لائے ہیں وہ خوب مضبوط و محکم ہے اور الحکیم خدا کا مظہر ہے اس لئے کبھی بھی مبتدل نہیں ہونا ان ساری صفات کے بعد فرمایا **ھو الذی بعث**۔ یعنے جو الملک۔ القدوس۔ العزیز۔ الحکیم۔ خدا ہوں ایک عظیم الشان رسول بھیجو میں بھیجا ہے اُس کا کام کیا ہے **یتلو علیھم** الی الآیۃ اُمیین کے لفظ میں ظاہر کیا کہ آپ کی بڑی عظمت ظاہر ہو جتنا کمال عربوں میں پیدا ہوا۔ کوئی نہ کہے کہ اُن کی ذاتی خوبیاں تھیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم کے فیضان سے پیدا ہوئے۔ ایک بصیرت رکھنے والا انسان جسقدر عربوں کے اخلاقی۔ تقدسی تجلی علمی۔ کمال پر نظر کرے گا اسی قدر عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی اُسکے دل میں بیٹھے گی

اُمی عرب جو نہ تسبیح الٰہی جانتے تھے نہ ان میں تقدیس تھی نہ آیات اللہ اور حکمتیں تھیں نہ تزکیہ نہ کوئی پاکیزگی اور صفائی باطن تھی۔ حکمت کی پاک باتیں نہ تھیں یہودیوں اور عیسائیوں کا کچھ بھی اثر نہ پڑا تھا۔ ایک ایسی اجڈ وحشی قوم کو ایسا بنا دیا کہ وہ مزکے ہوگئے۔ حکیم ہوگئے آیات اللہ بن گئے نہ کسی اپنی خوبی سے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔ آپ کی دعاؤں عقد ہمت اور تزکیہ سے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ کسی قوم میں ایسی پاکیزگی کی نظیر نہیں ہمارے پاس بہت سی صحابہ کی تاریخ موجود ہے ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ تھے جنہوں نے آپ سے فیض صحبت حاصل کیا۔ قرآن کریم کے خلاف عمدا ثابت نہیں جسقدر صحابہ ہیں انہوں نے نماز کا ترک نہیں میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ تم نہیں جھوٹ بولنے والے۔ فسق اور نواہی کے مرتکب سابقون اولون مہاجرین اور انصار میں جو پروانہ کی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے گرد نثار ہوتے نہ تھے۔ اگر وہ مروجہ حرام کاریوں سے بچہ کی طرح معصوم تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی قوت قدسیہ اور عقد ہمت کیسی اعلی درجہ کی تھی کہ اُمی ضلال مبین میں جو قوم تھی اُسکو۔ مزکی۔ مسکوت متکلم حکیم۔ بنا دیا۔ دنیا میں سلم الخیر بنا دینے کی کوئی ایسی نظیر بتلا سکتا؟ کبھی نہیں۔ یہ تو اس زمانہ اول کی بات ہے اب اللہ تعالے اس مقدس زمانہ کو آخری زمانہ سے ملاتا ہے۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہوئے جس زمانہ میں ہوئے اور جس قسم کی تعلیم آپ نے دی اور جس قوم کو

تعلیم دی اور ایسا مزکی بنایا اسی طرح پر تیرہ سو برس کے بعد ایک زمانہ آئے گا اور ایک ایسا معلم پیدا ہوگا جو بلا واسطہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش پائے گا اسوقت بھی یسبح للہ ما فی السموات و ما فی الارض کا وقت ہوگا۔ اب وہ وقت آگیا ہے مخلوق پرستی کی کوئی حد نہیں رہی یہاں تک کہ عورت مرد کے اعضاء مخصوصہ کی پرستش ہونے لگی۔ حلال وحرام میں تمیز اٹھادی گئی۔ اور سب سے زیادہ نصاری نے ظلم عظیم اٹھایا کہ مریم کے بیٹے کو خدا اور اس کا بیٹا قرار دیا۔ اب غیرت الہی پھر اسی قدوسیت کو پھیلانا چاہتی ہے اور اسی الملک القدوس العزیز الحکیم خدا نے اسی وقت قدسیہ کے ساتھ

غلام احمد

(اللہ کی نصرتیں اور تائیدیں اس کے ساتھ ہوں)

کو بھیجا تا وہ خدا کے جلال اور اس کی تسبیح سے زمین و آسمان کو بھردے۔

میرے عزیزو! یہ تکلف کی باتیں نہیں ہیں صاف غور سے پتہ لگتا ہے کہ اب وہی وقت ہے یاد رکھو کہ کوئی قوم نہیں بنتی جب تک اپنے پیشوا کے چلن کو پورے طور پر اختیار نہ کرے اور چونکہ تم صحابہ کرام کے عہد سے ملنے والے ہو پس اسی قسم کا طرز اور چلن اختیار کرو۔ وہ عشق اور محبت اپنے امام سے پیدا کرو جو صحابہ نے پیدا کی

یہاں تک کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جو سنت رسول کا عاشق ہے اس مقام پر بہت سے ضرور ٹھوکر کھا کر اسی قدر جھکتا تھا جسقدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتفاق سے وہاں ٹھوکر لگی تھی۔ غرض یہ ہے وہ ایمان وہ محبت پیدا کرو جو ابو بکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں تھی۔ خدا چاہتا ہے کہ صحابہ کرام کی طرح تمہیں سب نجاستوں سے پاک کرے اور مسیح موعود کی قوت قدسی اور عقدہمت سے تمہیں ایک برگزیدہ قوم بناوے پس اپنے چال چلن میں تم اس فیض کے لینے کی قابلیت پیدا کرو۔ خدا کرے کہ ہمارا چال چلن وہ ہو جو صحابہ کرام کا تھا

آمین

معنی خیز جملے

اصول سائنس کی رو سے جسکا دل حرکت نہ کرے وہ مردہ ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جس دل میں سینس (احتنو) نہ ہو اس کو کیوں زندہ کہا جاوے۔

ظاہری خوبصورتی اکثر اوقات دھوکہ کی ٹٹی ثابت ہوئی ہے پس تم کیوں آگ جیسی گرم ریت میں جل مرتے ہو۔

انسان کا دل بیداری اور خواب میں حرکت کرتا رہتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ خواب میں تمیز کا تعلق نہیں رہتا پس جو بیداری میں بھی نیک و بد میں تمیز نہیں کرتے یا نہیں کرنا چاہتے انکو کیوں خواب غفلت کے شکار نہ کہا جاوے؟۔

گلاب کے پھول کو دیکھ کر ہماری آنکھیں خوش ہوتی ہیں لیکن اگر خوشبو نہ ہو تو صرف خوبصورتی واجب القدر قرار نہیں دی جاسکتی اسیطرح انسان گو کیسا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو لیکن سیرت عمدہ نہ ہو تو واجب الاحترام نہیں ہو سکتا۔

آنکھ کا ضعف عقل کے ضعف کے مقابلہ میں ہیچ ہے ضعف بصارت سے صرف ایک عضو نکما ہو جاتا ہے مگر عقل کے ضعف سے انسانیت کا خون ہو جاتی ہے۔

چاندی اور سونے کا زیور انسان کے لئے اس قدر زیبا معلوم نہیں دیتا اور نہ اس سے اسقدر فائدہ انسان کو پہنچ سکتا ہے جسقدر اخلاق فاضلہ سے معدنیات کے زیورات بسا اوقات ہلاکت جان کا موجب ہوتے ہیں لیکن اخلاق فاضلہ عزت و حفاظت کا باعث ہیں

متقدر لوگوں کا سب سے پہلے یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ مذہبی فرائض کو ادا کریں جس قوم یا گروہ کے عمائد دیندار ہوں وہ قوم بہت جلد ترقی کرتی ہے ہاں اگر عمائد دیندار ہوں وہ قوم بہت جلد ترقی کرتی ہے اور اگر عمائد فسق و فجور کو مقدم قرار دیں تو پھر عذاب الہی قریب سمجھو

سراج الحق

یہ رسالہ حضرت اقدس کی تائیدمیں ہے قیمت ۱۰ آنہ ہے کیا اچھا ہو کہ صاحب وسعت دس دس بیس بیس جلد خرید کر لوگوں میں تقسیم کریں اور نیز حصہ سوم کے لئے ناصر و مددگار

ملنے کا پتہ ... الحکم قادیان دارالامان - قیمت -/۲

اربعین

نمبر اوّل

نصیحت۔ وہ تمام دوست جنکے پاس وقتاً فوقتاً یہ نمبر پہونچتے جاویں چاہیئے کہ وہ ان کو جمع کرتے جائیں اور پھر ترتیب وار ایک رسالہ کی صورت میں بنالیں اور اس رسالہ کا نام ہوگا اربعین لاتمام الحجۃ علی المخالفین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

آج میں نے اتمام حجت کے لئے یہ ارادہ کیا ہے کہ مخالفین اور منکرین کی دعوت میں چالیس اشتہار شائع کروں *

---

* اس اشتہار کے بعد انشاء اللہ ہر ایک اشتہار پندرہ پندرہ دن کے بعد بشرطیکہ کوئی روک پیش نہ آجائے نکلا کرے گا جب تک کہ چالیس اشتہار پورے ہوجائیں یا جب تک کہ کوئی مخالف صحیح نیت کے ساتھ بغیر گندی حجت بازی کے جس کی بدبو ہر ایک کو آسکتی ہے میدان میں آکر میری طرح کوئی نشان دکھلاوے۔ مگر یاد رہے کہ اس مقابلہ میں کسی شخص سے کوئی مباہلہ مقصود نہیں ہے اور نہ کسی مخالف کی ذات کی نسبت کوئی پیشگوئی ہے بلکہ صرف یہ مقابلہ ہوگا کہ کس کے ہاتھ پر خدا تعالے غیب کی باتیں اور خوارق ظاہر کرتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے اور ذاتیات اور مباہلہ اور ملاعنہ یہ دونوں امر منسوخی میں داخل رہیں گے اور ہر ایک ایسی پیشگوئی سے اجتناب ہوگا جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہو یا کسی خاص شخص کی ذلت یا موت پر مشتمل ہو۔ منہ

تا قیامت کو میری طرف سے حضرت احدیت میں یہ حجت ہو کہ میں جس امر کے لئے بھیجا گیا تھا اس کو میں نے پورا کیا۔ سو اب میں بہ کمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیان و پنڈتان ہندوان و آریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے قدم پر ہے انہیں معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جاوے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہوسکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کردوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف ان کو بلاؤں۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھکر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہوجائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کے سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھکر کباب ہوجاتا ہے ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہوجائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنی نوع سے محبت کرتی ہے یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص کہ خدا تعالے کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت